تلاوت قرآن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد !

قرآن انسان کے لیے اللہ تبارک وتعالیٰ کا بنایا ہوا ضابطۂ حیات ہے ۔ اس ضابطۂ حیات میں ایمان وعمل ، عبادات واخلاق سیاست ومعاشیات ، لین دین ، گھریلو اور سماجی تعلقات ، صلح وجنگ اور عمل وانصاف غرض انسانی زندگی کے تمام معاملات کے متعلق کمل ، واضح اور حتمی ہدایات موجود ہیں چنانچہ انسانی زندگی کی فلاح اور کامیابی اسی ضابطۂ حیات پر عمل کرنے میں ہے مگر عمل کے لیے سمجھنا اور سمجھنے کے لیے پڑھنا ضروری ہے اس لیے کہ جس چیز کو پڑھا نہ جائے اس کا سمجھنا ممکن نہیں اور جس کو سمجھا نہ جائے اس پر عمل نہیں ہوسکتا اور جیز پر عمل نہ ہو اس سے کامیابی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس لیے اللہ تبارک وتعالیٰ نے جہاں یہ ارشاد فرمایا کہ قرآن ہم نے نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں (الحجر ۹/ ۱۵) وہاں یہ بھی حکم دیا ہے کہ : ۔

اُتْلُ مَا اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ (عنکبوت ۲۹ ، ۴۵)

یعنی (اے نبیؐ) تلاوت کرو اس کتاب کی جو تمہاری طرف وحی کے ذریعے بھیجی گئی ہے ۔ سورہ بنی اسرائیل میں ارشاد فرمایا کہ :

وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْهُوْدًا (آیت ۷۸)

احادیث میں تلاوت کی بڑی فضیلت آئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص قرآن کا ایک حرف تلاوت کرے گا اسے دس نیکیوں کا ثواب ملے گا ۔ آپ نے فرمایا کہ اپنے گھروں کو تلاوت قرآن اور نماز سے روشن رکھو ۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ میری امت کی سب سے افضل عبادت تلاوت قرآن ہے ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود ساری رساری رات قیام میں تلاوت قرآن فرمایا کرتے تھے ۔

یہاں تک کہ آپ کے پائے مبارک متورم ہوجاتے تھے۔ آپ کے صحابہ کرام تابعین تبع تابعین و اولیاء اللہ خصوصیت سے تلاوتِ کلام پاک کا اہتمام کیا کرتے تھے۔ ہر نماز میں تلاوتِ قرآن آغازِ اسلام ہی سے لازمی قرار دیدی گئی تھی۔

دراصل کلام پاک کی تلاوت ایک ایسا پاکیزہ اور موثر ذریعہ تعلیم ہے جس کے ذریعے انسانی سیرت و کردار کی بہترین تعمیر عمل میں آتی ہے اسی تعلیم کا نتیجہ تھا کہ عرب کے خانہ بدوش، جاہل اور غیر مہذب بدو انسانی تاریخ میں تہذیب و تمدن اور سیرت و کردار کا بہترین نمونہ بن کر نکلے اور اس ایمان و عزم کے ساتھ باطل کی قوتوں سے ٹکرائے کہ ان کو پاش پاش کر کے رکھ دیا اور دنیا کو پاکیزگی کردار، حق و صداقت عدل و انصاف اور علم و فضل کے نور سے منور کر دیا۔

اگرچہ کلام شریف کی محض لفظی تلاوت بھی اجر و ثواب سے خالی نہیں مگر چونکہ اصل مقصد اس کی تعلیمات کو سمجھنا اور ان کو اپنی زندگی میں رائج کر لینا ہے اس لیے اس پر غور و خوض بھی نہایت ضروری ہے چنانچہ خود اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِّيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ

یعنی یہ کتاب ہے جسے ہم نے آپ پر نازل کیا ہے بابرکت کتاب تاکہ لوگ اس کی آیات پر غور کریں ایک اور آیت میں فرمایا کہ:

وَهَٰذَا كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (الانعام ۶/۱۵۶)

یعنی یہ کتاب ہم ہی نے اتاری ہے برکت والی اس کی پیروی کرو اور ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ "قرآن والو قرآن کو اس طرح پڑھو کہ جس طرح اس کے پڑھنے کا حق ہے" ایک اور حدیث میں ارشاد ہوا کہ "ایک زمانہ آئے گا جب لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا" (بخاری) حقیقت تو یہ ہے کہ وہ تلاوت جو انسانی فکر و عمل کو تبدیل نہ کرے وہ مومن کی تلاوت نہیں۔ ترمذی کی ایک روایت میں نقل ہے کہ "قرآن پر ایمان نہیں لایا وہ شخص جس نے اس کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال کر دیا" دراصل قرآن کی تلاوت کا مقصد ہی یہ ہے کہ انسان قرآن کو پڑھے اور یہ معلوم کرے کہ زندگی کے معاملات میں اللہ تعالیٰ نے کیا ہدایات دی ہیں۔ کن چیزوں کو حلال اور کن چیزوں کو حرام قرار دیا ہے اور پھر ان ہدایات کو عملی طور پر اپنی زندگی میں نافذ کرے۔

مسلم کی ایک روایت میں نقل ہے کہ "قرآن حجت ہے تیسرے حق میں یا تیسرے خلاف، مطلب یہ ہے اگر کوئی شخص قرآن کو پڑھ کر اس پر پوری طرح عمل کرے تو وہ دنیا و عقبیٰ میں ہر گرفت سے آزاد ہے اور دنیا جہاں کی فلاح اس کے لیے ہے اس کے برعکس قرآن سے بے تعلقی اور اس کے احکامات کی عدم پیروی جہنم کی سزا کا موجب بن جائے گی۔

چنانچہ ہر مسلمان مرد و عورت پر لازم ہے کہ وہ انتہائی پاکیزگی اور پورے خلوص کے ساتھ تلاوتِ قرآن کا اہتمام کرے اور اس طرح پڑھے کہ ایک ایک حرف اپنے مخرج سے ادا ہو جائے خود اللہ تبارک و تعالیٰ کا حکم ہے کہ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا (مزمل ۴/۷۳) یعنی قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھو مقصد یہ ہے کہ کسی بھی آیت سے محض سرسری نہ گذر جاؤ بلکہ اس کے مطالب و معنی پر غور کرو، اس کو ذہن نشین کر لو اور اپنی زندگی کے ہر عمل کو اس کے مطابق بنا لو۔ جب تمہاری پوری زندگی قرآن کے رنگ میں رنگ جائے گی تو وہ نمونہ ہوگی۔ اس عظیم و بے مثال سیرت و کردار کا جس کی جھلک ہمیں صحابہ کرام کی مبارک زندگیوں میں نظر آتی ہے اور جس کے متعلق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ وہ قرآن کی عملی تفسیر ہے اور جس کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے خلق عظیم فرمایا ہے۔

وما علینا الا البلاغ